ہم مزاج

اہم کردار

عفراء

عمر

دادا جی (علی صاحب)

مولوی صاحب (محمد لطیف)

بہو

مٹھی

عامر

بھانجی

مصنف: عامر ثقلین

رات کے آٹھ بجے تھے اور میری بھانجی آ کر میری گود میں بیٹھ گئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ ماموں آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے کوئی اچھی سی کہانی سنائیں گے ۔ ۔

میں نے کہا کہ آج میں تمھیں اک عجیب نام والی لڑکی کے بارے میں بتاتا ہوں ۔ ۔

آج سے دس سال پہلے کی بات ہے جب میں ساہیوال صدر بازار میں سامان خریدتے ہوئے اک بزرگ سے جا ٹکرایا، اس کے ہاتھ میں اک لمبی ساری چھڑی تھی جو کہ اس نے میری ٹانگ پر رسید کی، میں نے پوچھا بزرگو! آپ کون ہیں تو اس نے کہا تمھیں پتہ نہیں مجھے "دادا جان" کہتے ہیں ۔ ۔

پھر مجھے تجسس ہوا کہ ان کے بارے میں جاننا دلچسپ رہے گا اور پھر ان کا پیچھا کرتے ہوئے ان کے محلے میں گیا تو وہاں سے پتہ چلا کہ یہ ساہیوال میں تب آئے تھے جب ان کے بیٹے عمر کی وہاں شادی ہوئی ۔ ۔

(اس وقت ظہر کی اذان آ چکی تھی اور میں مسجد میں نماز پڑھنے گیا، وہاں پر کافی لوگ آئے ہوئے تھے اور پھر امام مسجد نے نماز پڑھائی اور پھر لوگ ان سے مصافحہ کرنے کے بعد اپنے اپنے گھر چلے گئے ۔ ۔ میں نے دیکھا کہ مولوی صاحب کافی عمر کے تھے اور اگر وہ وہیں پر مکین تھے تو دادا کی کے بارے میں ضرور جانتے ہوں گے ۔ ۔ میں نے ان سے سلام لیا اور پوچھا کہ آپ یہاں کب سے ہیں ؟

مولوی صاحب : میں یہاں پر چالیس سال سے امامت کروا رہا ہوں ۔ ۔

میں نے پوچھا کہ آپ دادا جی کے بارے میں جانتے ہیں ؟

مولوی صاحب : دادا جی کو کون نہیں جانتا ، یہ جب سے یہاں پر آئے ہیں انھی کے چرچے ہیں ۔ ۔

میں نے پوچھا وہ کیسے ؟

مولوی صاحب :

دادا جی کے سپوت کو گھومنے پھرنے کا بہت شوق تھا اور اس کے ساتھ لڑکیوں کا، ان کے یہاں آنے کی وجہ بھی یہی ہے (عمر صاحب)

آئے دن گاؤں میں ان کی شکایتیں آتی ، سارے گاؤں کی لڑکیوں کو سہیلیاں بنانے کے چکر میں تھا ۔ ۔

جناب نے تو بہت سارا پیسہ بھی اس کام میں ضائع کر دیا ، سہیلی تو کوئی نہ بنی مگر جو چند ایکڑ زمین تھی وہ بھی ہاتھ سے گئی ۔ ۔

پھر کسی دن ساہیوال آیا اور کسی لڑکی سے ٹکرایا تو اسے یہاں سے سبز اشارہ (گرین سگنل) مل گیا ، تو وہ خوشی میں مست سا ہو گیا ۔ ۔

وہ بازار میں کچھ سامان خریدنے کے لیۓ جارہی تھی کہ جناب بھی اس کے پیچھے پیچھے ، جو خود پیسہ لائے تھے وہ بھی اس حسینہ کو چوڑیاں ، کنگن ، کپڑے اور زیور خرید کر دینے میں خرچ کیے ، (محض اس کے گھر کا پتہ پوچھنے کے لیۓ جو خوش قسمتی سے اس نے بتایا)

لڑکی نے بھی سوچا ہوگا

"مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے"

جناب اسی دن گاؤں واپس گئے اور داداجی سے کہا کہ اس لڑکی سے شادی کرنی ہے ۔ ۔

داداجی : شہر کی لڑکیوں کا تمھیں پتہ ہے ، بہت چکر باز ہوتی ہیں جس کے پاس پیسہ دیکھتی ہیں اس کے پیچھے ہو لیتی ہیں ۔ ۔ میری مانو! تمھاری شادی خالہ کی بیٹی سے کر دیتا ہوں ۔ ۔

اس پر تو عمر کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا : ہم نے ساتھ مرنے اور جینے کی قسمیں کھائی ہیں ۔ ۔

داداجی : اتنی جلدی ہی سب کچھ کھالیا؟

بہرحال اگر تمھارا ارادہ ہے مرنے کا تو میں ابھی بندوق لے آتا ہوں ۔ ۔

اس پر عمر نے کہا : نہیں ، نہیں ، صرف جینے کی قسم کھائی تھی ، مرنے کی قسم کا تو ویسے ہی منہ سے نکل گیا ۔ ۔

داداجی : جو بھی ہو شادی تو تمھاری خالہ کی بیٹی سے ہی ہوگی ۔ ۔

عمر : داداجی آپ جو کہیں گے میں وہی کروں گا مگر آل میری شادی (ساہیوال والی لڑکی) سے کروادیں ۔ ۔

داداجی : میرا بھی ارادہ ساہیوال میں جگہ لے کر وہاں مکین ہونے کا تھا لیکن شادی تمھاری صرف اس شرط پر ہوگی کہ تم آج کے بعد کسی لڑکی کو تنگ نہیں کرو گے ، تمھاری کوئی شکایت مجھے نہ ملے اور ساتھ میں تمھیں کام بھی کرنا پڑے گا ۔ ۔ ۔

(وہ دل میں سوچ رہا تھا کہ شادی کے لیے کیا کیا کرنا پڑتا ہے مگر اور کوئی صورت بھی نہیں اس لیے ہاں کہنے میں ہی بھلائی ہے) .

عمر : جی داداجی ۔ ۔

اس طرح داداجی راضی ہوئے اور وہ لڑکی اس محلے کی تھی اس لیے انھوں نے یہاں پر آ کر جگہ خریدی ، پھر ان کی شادی ہوئی ، اور انھوں نے یہاں پر اپنی رہائش قائم کی ۔ ۔

اور ابھی شادی کو دس دن ہی ہوئے تھے کہ داداجی میرے پاس آئے اور کہنے لگے

"دعا کرو میرے گھر میں پہلے پوتی پیدا ہو"

میں نے کہا اتنی جلدی !

تو اس پر داداجی نے کہا : تیری دعا تھوڑی آج ہی قبول ہونے والی ہے (اس وقت میں 26 سال کا تھا) میں کچھ اور کہتا مگر پھر سوچا کہ یہ غصہ ہی نہ کر جائیں ۔ ۔ (میں نے دل میں سوچا تھا کہ اتنی جلدی تو مرغی کے مالک مرغی کے بچے نکلنے کی دعا نہیں کرتے جو انڈوں پر بیٹھی ہو جتنی جلدی یہ پوتی کا کہہ رہے ہیں)

پھر میں نے کہا جی ضرور میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کے گھر میں پوتی پیدا ہو ۔ ۔

دادجی : اگر ہمارے گھر میں پوتی پیدا ہوئی تو تمھارے گھر کو کھیر حلوے اور اناج سے بھر دوں گا ۔ ۔

دادجی ہر روز سویرے سویرے آجاتے اور پہلے اک گھنٹہ تلاوت کرواتے اور بعد میں آدھا گھنٹہ اک ہی دعا

"میرے گھر میں پوتی پیدا ہو"

میں نے اک دن ہمت کر کے کہا : اگر آپ کو بچیاں اتنی ہی پسند ہیں تو یتیم خانے سے رجوع کریں

داداجی نے کہا : زیادہ ٹر ٹر نہ کر ، جو تیرا کام ہے تو وہ کر !

اسی طرح نو ماہ گزرے تو عمر اپنی زوجہ کو لے کر ہسپتال پہنچے ۔ ۔ داداجی نے جاتے ہی بہو کو ایمرجنسی وارڈ میں داخل کروایا اور وہاں پر اک نرس جا رہی تھی ، داداجی نے اس کا بازو پکڑا اور کہا

"پوتی پیدا کرنا"

نرس نے (ہنستے ہوئے) کہا کہ پوتی میں نے تھوڑی پیدا کرنی ہے ، ادھر میں (مولوی) مزید سجدے میں کہ پوتی ہی پیدا ہو ۔ ۔

داداجی عمر سے کہہ رہے تھے "دیکھ لینا پوتی ہی پیدا ہو گی"

تقریباً اک گھنٹے بعد وہی نرس باہر آئی اور کہنے لگی کہ پوتی ہی پیدا ہوئی ہے

(عمر یہ سنتے ہی نرس کے گلے لگ گیا ، اسے داداجی نے پکڑتے ہوئے علیحدہ کیا اور کہا ادھر جا کر میری پوتی کو گلے لگا ۔ ۔

عمر نے کہا معذرت ابو جی ، مجھے پتہ نہیں چلا ۔ ۔

داداجی : تو بس چمٹنے کے بہانے ڈھونڈتا ہے ، خیر ! چل پوتی کو دیکھتے ہیں ۔ ۔

پھر وہ وارڈ کے اندر گئے وہاں پر معصوم سے پیاری سی بچی رو رہی تھی ۔ ۔

عمر : (اسے دیکھتے ہوئے) یہ بالکل مجھ پر گئی ہے ۔ ۔

بہت پیاری ہے ۔ ۔

داداجی : تم پر نہیں ، بلکہ اپنی ماں پر گئی ہے ۔ ۔

مگر اس کی صحت بہت کمزور ہے ۔ ۔

(پھر وہ اسے لے کر گھر آئے اور میں شام کو مبارک باد دینے ان کے گھر گیا ۔ ۔

میں نے کہا مبارک ہو، آپ کے گھر میں میری دعاؤں سے پوتی پیدا ہوئی ہے۔۔

اب آپ نے جو مجھے کہا تھا وہ دیجیے۔۔

اس پر انھوں نے کہا: بہو میری سفید دھوتی اور قمیص جو ٹرنک میں پڑی ہے وہ لا دو، ساتھ میں لڈو پڑے ہیں وہ بھی اور عمر سے کہو کہ 20 کلو گرام گندم تول کر بھی دے دے۔۔

میں نے اس پر کہا کہ آپ نے تو کہا تھا کہ اناج سے میرا گھر بھر دیں گے مگر دے صرف بیس کلو گرام رہے ہیں۔۔

اس پر انھوں نے کہا کہ وہ تو میں نے ایسے ہی کہہ دیا تھا اور میری پوتی دیکھی ہے کہ کتنی کمزور ہے!

یہ تو نے دعائیں بھی کمزور دل سے کی تھیں۔۔

میری پوتی کا وزن صرف دو کلو گرام ہو گا اور میں تو تمھیں بیس کلو گرام دے رہا ہوں، پوتی سے دس گنا زیادہ۔۔

میں نے کہا: آپ تو بہت ہی کنجوس ہیں!

(اتنے میں ان کی بہو اک پرانی سے دھوتی اور قمیص لے کر آئی اور دوسرے ہاتھ میں لڈو والا شاپر!)

میں نے دھوتی دیکھ کر کہا: یہ تو گاندھی کے زمانے کی ہی اور قمیص تو اس سے بھی پرانی۔۔

اس پر انھوں نے کہا کہ گاندھی نے دھوتی پہن کر انڈیا آزاد کروا لیا۔

میں نے دل میں کہا: میرا بھی دل کرتا ہے کہ ساہیوال آزاد کرا دوں، آپ جیسے بزرگوں سے۔۔

(پھر جب میں نے کہا لڈو دیکھے تو وہ بھی پرانے)

اس پر میں نے کہا کہ یہ لڈو تو چوہے بھی نہ کھائیں، آپ اپنی شادی کے لڈو مجھے دے رہے ہیں۔۔

اتنے میں عمر گندم لے آیا اور میں چھوٹا سا منہ بنائے وہ گندم اٹھا کر گھر لے آیا۔۔

(اتنے میں عصر کا وقت ہو گیا تو مولوی صاحب نے مجھے کہا کہ باقی میں تمھیں کل بتاؤں گا۔۔ اور پھر میں اگلے دن صبح سویرے وہاں گیا اور ان سے جا کر پوچھا کہ آگے کیا ہوا؟

تو پھر سے وہ آگے بتانے لگے۔۔

اس سے آگے تو زیادہ ڈرامے لگنا شروع ہوئے۔۔

بہو نے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ محلے میں لڈو بانٹیں۔۔

اس پر عمر نے کہا "کونسا لڑکا پیدا ہوا ہے؟ لڈو لڑکے کی پیدائش پر بانٹے جاتے ہیں!

اس پر دادا جی نے کہا: محلے میں تو ہم نئے آئے ہیں اور یہاں کے مکین ہمیں نہیں جانتے اور جانتے ہیں وہ کونسا بلا کر راضی ہیں!

اگر لڈو بانٹنے لگے تو ہر گھر کو دو کلو گرام لڈو دینے پڑیں گے اور اگلے دن وہ ہمیں پہچانے گے بھی نہیں۔۔

اس لیے بہتر یہ ہے کہ ہم اپنی برادری والوں کو بلاتے ہیں۔۔ اک تو وہ پوتی کا منہ دیکھ لیں گے اور دوسرا ہم ان میں لڈو بانٹ دیں گے۔۔

،پھر عمر کو بلا کر کہا: یہ لو دس روپے اور بازار سے لڈو لے آؤ۔۔

عمر نے کہا: اتنے روپوں میں بس دو کلو لڈو آئیں گے اور وہ ہم اتنی بڑی برادری میں جیسے بانٹیں گے؟

اس پر دادا نے کہا کہ حلوائی بہت مہنگے ہو گئے ہیں: ہمارے دور میں دس روپے کے ایک من (چالیس کلو) لڈو آ جاتے تھے۔۔

اس پر عمر نے کہا : صرف حلوائی مہنگے نہیں ہوئے بلکہ ہر چیز مہنگی ہوگئی ہے صرف آپ سستے ہیں ۔ ۔

اس لیے کم از کم دو سو روپے دیجیے ۔ ۔

پھر دادا جی نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے دو سو روپے نکال کر دیے ۔ ۔

پھر ساری برادری کو دعوت نامہ بھیج کہ کل شام 4 بجے ہماری پوتی کی پیدائش کی خوشی میں دعوت ہے ۔ ۔ سب خاندان کے لوگ تشریف لائیں ۔ ۔

اگلے دن ظہر کے وقت میں مسجد کی طرف جا رہا تھا تو دیکھا کہ آدھی سڑک ان کی برادری نے بلاک کر رکھی ہے ۔ ۔ ابھی برادری میں اضافہ ہو رہا تھا ،

پھر تقریباً 3 بجے ایک ہزار (بندہ ، بچے ، عورتیں) محلے میں اکٹھا ہوا تھا ۔ ۔

میں تو دیکھ کر ہی بے ہوش ہونے والا ہوگیا ، کہ یہ برادری ہے یا سارا گاؤں ہی اکٹھا ہو کر آگیا ہے ۔ ۔

پھر کسی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ دادا جی کے پندرہ بھائی اور تیرہ بہنیں تھیں ۔ ۔ پھر آگے ان کی اولاد اور پھر ان کی اولاد کی اولاد تو اس طرح سے یہ ٹیم تیار ہوئی ۔ ۔

میں تو اس سوچ میں پڑ گیا کہ اگر کوئی پچاس سال اور گزرے تو آدھا ساہیوال اس خاندان کا ہوگا ۔ ۔

خیر دعوت میں سب شریک ہوئے اور دعوت شروع ۔ ۔ (اک رکشے والا وہاں سے گزر رہا تھا تو آگے سڑک بلاک تھی)

رکشے والا : بزرگو یہاں سے رکشہ گزارنا ہے

دادا جی : اگلی سڑک سے گزار لو ۔ ۔

رکشے والا : وہ تو اک کلو میٹر آگے ہے ۔ ۔

دادا جی : جب میں تمھاری عمر کا تھا تو صبح صبح اک کلو میٹر پیدل سیر کیا کرتا تھا اور تم پھر رکشے پر ہو

(وہ بیچارہ منہ لٹکاتے آگے گزر گیا)

پھر کھانا شروع ہونے سے پہلے دادا جی نے کہا : میں نے ابھی تک پوتی کا نام نہیں رکھا ۔ ۔

آپ میں سے جو بھی اچھا نام بتائے گا ، میں اسے زیادہ لڈو دوں گا

عمر نے کہا؛ نیلم رکھ دیتے ہیں ۔ ۔

دادا جی : اب تو اپنی سہیلی کا نام نہ بتا ۔

چچا : ملیحہ
خالہ نے کہا : مریم، آمنہ، عائشہ، یا پھر نادیہ رکھ دیتے ہیں
ماموں نے کہا : امبرین یا مہرین رکھ دیتے ہیں
تقریباََ پچاس سے ساٹھ نام پیش کیے گئے مگر دادا جی نے کہا یہ سب ہمارے خاندان میں پہلے رکھے ہوئے ہیں، مگر میں اپنی پوتی کا نام الگ رکھوں گا کیوں کہ یہ خاص ہے۔۔
اس لیے میں اس کا نام عفراء رکھ رہا ہوں
ماموں : یہ تو بہت عجیب نام ہے، کوئی سیدھا سا نام رکھ دیتے۔۔
مگر دادا جی نے کہا، میری پوتی کا نام عفراء ہی ہے۔۔
چچی : اس نام کے آگے پیچھے بھی کچھ رکھیے
خالہ : عفراء بی بی
ماموں : عفراء فاطمہ
عمر : عفراء عمر
دادا جی : بالکل میری پوتی کا نام اس کے باپ کے نام کے ساتھ لکھا جائے "عفراء عمر"
نانا جان (عفراء کے) وہ سب تو ٹھیک ہے کہ آپ سب نے مل کر نام رکھ لیا مگر یہ نام لکھا کیسے جاتا ہے ؟
دادا جی :مجھے تو پتہ ہے یہ نام کیسے لکھا جاتا ہے مگر اب جو آپ میں سے یہ نام لکھے گا میں اسے زیادہ لڈو دوں گا
خالہ :افرح
نانی : عفراء
دادی :افرء
خالو :افری
تائی : عفری
بہو : عفراح
اور کچھ نے لکھا افرہ، عفرع، افرا، وغیرہ
دادا جی :نانی تمھاری نے صحیح نام لکھا ہے۔۔
عمر نے کہا :اک تو اپریل کا مہینہ ہے ساتھ اتنی گرمی اور آپ ہمارا الگ سے تیل نکال رہے ہیں
پھر چچا نے کہا شکر ہے نام تو لکھا گیا اب دعوت کرتے ہیں پھر سب نے کھانا کھایا اور اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔
(رات کو کہیں عفراء نے فیڈر کی نپل خراب کرلی تو بہو نے کہا کوئی جا کر فیڈر کی نپل لے آئے)

عمر اپنے ابو کے پاس آیا اور کہا کہ نیا فیڈر لانا ہے۔۔

دادا جی: لے آو جلدی

عمر: پیسے تو دیں

دادا جی: او اچھا؛ (یہ لو اور لے آؤ، ہماری پوتی کی صحت پہلے ہی بہت کمزور ہے، میں کل جا کر لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کروں گا، پھر عمر جا کر فیڈر لاتا ہے اور عفراء کے منہ میں دے دیتا ہے)

زوجہ: خالی فیڈر ہی منہ میں دے دیا، دودھ تو بھر لیتے

عمر: میں نے سوچا کہ یہ ایسے ہی اپنا پیٹ بھرتی ہے۔۔

(اگلے دن دادا نہا دھو کر، نئے کپڑے پہن کر، خوشبو لگا کر نئے جوتے پہنے اور پھر کھانا کھانے کے بعد کہنے لگے کہ میں ڈاکٹرنی سے مل کر آتا ہوں۔۔

عمر نے اس پر کہا کہ آپ ڈاکٹرنی سے ملنے جا رہے ہیں یا اپنی شادی کے لیے کسی کو پسند کرنے

دادا جی: دراصل وہ ڈاکٹرنی اور میں بچپن میں ساتھ ساتھ کھیلا کرتے تھے اور جوانی تک ساتھ ہی رہے ہیں، اس کا نام ہے ماجدہ۔۔ پھر وہ شہر آ کر ڈاکٹرنی بن گئی اور میں نے تمھاری امی سے شادی کر لی۔

(وہ تو چلے گئے بعد میں عمر نے کہا)

"مجھے روکتے ہیں خود ٹھرکی ہیں"

پھر وہ ماجدہ سے ملے اور پوچھا: کیا حال ہے؟

ماجدہ: بہت خوب ہیں؛ آپ سنائیں۔۔

بڑی دیر بعد ملاقات کر رہے ہو

دادا جی: بس شادی کے بعد کاموں میں الجھ گیا تھا

ماجدہ: آج کیسے فرصت مل گئی؟

دادا جی: ہمارے گھر ابھی پوتی ہوئی ہے مگر اس کی صحت بہت کمزور ہے، بالکل تیلی جیسی ہے، میں تم سے مشورہ کرنے آیا ہوں کہ وہ کیسے ٹھیک ہو گی۔۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ موٹی ہو جائے۔۔

ماجدہ: اچھی خوراک دو اور کچھ وٹامن ہوتے ہیں انھیں کھلاؤ تو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔

دادا جی: خوراک والی بات تو سمجھ آ گئی مگر دوسرے کیا ہوتے ہیں؟

ماجدہ: میں تمھیں لکھ دیتی ہوں، یہ تم جا کر وہاں سامنے والی دکان سے لے لو۔۔

پھر دادا جی وہ پرچی لینے کے بعد ماجدہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سامنے والی دکان (میڈیکل سٹور) پر چلے گئے۔۔ پرچی کے اوپر بچوں کی نشونما کے لیے جو وٹامن لکھے تھے انھیں خریدا پھر کچھ شہد کے کر گھر پہنچے۔۔ پھر وہ عفراء کو کبھی دودھ پلاتے، کبھی وٹامن کھلاتے، کبھی دونوں، کبھی خوراک۔۔ اس کی صحت تو ٹھیک ہو گئی مگر جسم میں کوئی خاص فرق نہیں آیا۔۔

(اتنے میں ان کے ہاں اک اور بچہ بھی پیدا ہوا جس کا نام صوہیب رکھا گیا..)

ایسا کرتے کراتے چار سال گزر گئے اور پھر اک دن سپیکر میں اعلان ہوا کہ اپنے چار سال کے بچوں کو سکول میں داخل کروائیں۔۔

یہ اعلان ان کے کان میں بھی پڑا تو انھوں نے کہا کہ کل ہم عفراء کو سکول داخل کروانے لے جائیں گے۔۔

پھر عمر نے یہی بات آ کر عفراء سے کہی (تب تک عفراء بولنے اور چلنے لگی تھی) تو عفراء نے کہا؛

ابو میں نے سکول نہیں جانا۔ مجھے تو یہیں پر کھیلنا ہے۔۔

پھر عمر نے کہا کہ سارے محلے کے بچے سکول جاتے ہیں اس لیے تم بھی جایا کرو

عفراء: پر میں کیوں سکول جاؤں!؟

عمر: تم پڑھ لکھ کر بڑی افسرہ لگنا یا استانی!

عفراء؛ یہ کیا ہوتا ہے؟

عمر: استانی وہ ہوتی ہے جو چھوٹے چھوٹے بچوں کو پڑھاتی ہے اور افسرہ کا تمھیں سکول میں جا کر پتہ چل جائے گا۔۔

عفراء: پھر تو میں استانی ہی بنوں گی۔۔

(اتنے میں داداجی بھی ادھر آ گئے اور مسکرانے لگے) اور کہا کہ ضرور میری پوتی استانی بنے گی مگر اس کے لیے پہلے دل لگا کر پڑھے گی اور کل سے سکول جائے گی۔۔

عفراء نے کہا: پھر تو میں صوہیب کو بھی سکول لے جاؤں گی۔۔

عمر نے کہا؛ ابھی وہ چھوٹا ہے، جب تمھاری عمر کا ہو گا تب لے جانا۔۔

اس سے اگلے دن اس کی والدہ نے اسے نہلایا، نئے کپڑے پہنائے، اور بال سنوارے جس کے بعد داداجی اور عمر اسے لے کر سکول پہنچے جس کا نام تھا "گرلز ایلیمنٹری سکول" مگر دونوں کو نام پڑھنا نہیں آیا۔۔

پھر وہ اس میں داخل ہوئے، سامنے اک جوان استانی تھی جس کی عمر تقریباً چھبیس یا ستائیس سال ہوگی۔۔ وہ اس کے پاس گئے

داداجی؛ السلام علیکم!

استانی: وعلیکم السلام

داداجی: یہ میری پوتی ہے اور میں اس کا نام داخل کروانے آیا ہوں، مگر اس کو زیادہ ڈانٹنا نہیں دوسرے بچوں کی طرح۔۔

عمر نے کہا: یہ میری بیٹی ہے، میں اسے بہت لاڈ پیار سے رکھتا ہوں۔۔

اس پر استانی نے کہا

"آپ کی بیٹی، سمجھیں میری بیٹی"

داداجی نے (عمر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا) تمھارا چکر کہاں کہاں چل رہا ہے؟

یہ اس کی بیٹی کیسے ہے؟

عمر نے کہا: وہ ویسے ہی کہہ رہی ہے

میں اس استانی کو پہلی بار مل رہا ہوں

استانی نے بھی کہا میں نے ویسے ہی کہا ہے جیسے کہ ہم دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہتے ہیں۔۔

دادا جی: ٹھیک ہے مگر میری پوتی کا خیال رکھنا

پھر وہ عفرا کو چھوڑ کر گھر واپس اگئے اور استانی نے کہا کہ یہ لڑکی جس کا نام رخسانہ ہے اس کے پاس بیٹھ جاؤ۔۔۔ میں تمھیں قاعدہ لا کر دیتی ہوں پھر میں تمہیں پڑھاؤں گی۔۔

وہ اس کے پاس بیٹھ گئی مگر رخسانہ کو عفرا پسند نہیں آئی کیونکہ وہ تھوڑی موٹی تھی۔۔ اس لیے پہلے دن ہی سکول میں ایک ننھا دشمن مل گیا۔۔

اتنے میں استانی نے آکر پہلی جماعت کا قاعدہ کے ہاتھ میں پکڑا دیا اور کہا کہ پھاڑنا نہیں۔۔

ورنہ تمہیں دوبارہ نہیں ملے گا اور اس میں موجود تصویریں دیکھو پھر میں تمہیں پڑھاتی ہوں۔۔

عفرا کو استانی پھر بھی پسند آئی کیونکہ وہ اس کا خیال رکھتی تھی۔۔

پھر دوسروں کو پڑھا کر اس کے پاس آئی اور اس سے کہا کہ پڑھو۔۔

ایک انار، سو بیمار، گھر بار، نہ ہی چین، نہ قرار، لے لے کر ادھار ہو چکے ہیں لاچار

عفراء: مجھے سمجھ نہیں آئی

استانی: تم پڑھو: الف انار، بے بکری

عفراء: الف انار، بے، بکری

استانی: آج کے لیے اتنا ہی!

پھر وہ اسے چھٹی دے دیتی ہے اور آخر پر کہتی ہے کہ بزرگ سے کہنا کہ تمہیں کاپی لے دے۔۔

عفراء: جی

انار کا پڑھ کر اس کے ذہن میں ہمسایوں کے انار کا پودا آ گیا اور وہ کھانا کھانے کے بعد بلی کی طرح ہمسایوں کے دیوار پر چڑھ گئی۔۔ اور پھر وہاں سے انار توڑنے لگی ہمسایوں کے گھر میں سے کسی نے اسے دیکھ لیا تو پھر اس نے نیچے کی راہ لی۔۔

شام کو اس کی شکایت آئی کہ آپ کی پوتی ہمارے گھر میں سے بلی کی طرح دیوار پر چڑھ کر انار توڑ رہی تھی۔۔

عمر: بلی تو انار توڑتی ہی نہیں اور ساتھ میں اب میری بیٹی پر اتنی اتنی وزنی شکایتیں لگا رہی ہیں حالانکہ وہ تو اتنی کمزور ہے۔۔

وہ خاتون برا بھلا کہتے ہوئے چلی گئی افرا نے انار تو پہلے ہی کھا لیے تھے اور پھر چھلکے بھی ٹھکانے لگا دیے۔۔

پھر اسی طرح سے ایک دن اس کی لڑائی رخسانہ کے ساتھ ہوگئی رخسانہ نے زبردستی اس کے ہاتھ سے قاعدہ لے کر پڑھنا شروع کر دیا تھا اس وجہ سے ۔ ۔ عفراء کو غصہ آیا تو اس نے رخسانہ کا ایک کان چبا ڈالا جس سے اس کی زوردار چیخ نکلی اور استانی بھاگتے ہوئے آئی ۔ ۔

(اس جیسے دیکھتے ہی عفراء بولی)

اس رخسانہ کا یوں قاعدہ پکڑنا، پھر کر کے بہانہ مجھے ستانا، پھر آنا جانا، پاس بیٹھانا مجھے اچھا نہیں لگتا استانی جی ۔ ۔

استانی : تیری آئے دن کلاس میں شکایت آنا، پھر سر پہ طوفان اٹھانا، پھر لڑائی بڑھانا، جماعت کا دھیان ہٹانا، مجھے بھی اچھا نہیں لگتا ۔ ۔

پتہ نہیں کیوں

ہر صبح آتا ہے ہر شام آتا ہے

جھگڑے میں تیرا ہی نام آتا ہے

رخسانہ : میں تمہاری شکایت لگاؤں گی تمہارے دادا سے ۔

(پھر استانی نے انہیں سمجھایا کہ تم دونوں یہاں پڑھنے آتی ہو جھگڑا کرنے نہیں آتی ہو اس لیے ایک دوسرے کو اپنی بہنیں سمجھو کلاس میں پڑھا کرو یا کھیلا کرو مگر جھگڑا نہ کیا کرو)

عفراء : میں تو جھگڑا نہیں کرنا چاہتی تھی استانی جی ساری غلطی اسی کی ہے

رخسانہ : میری کوئی غلطی نہیں تھی میں تو قاعدہ پکڑ کر صرف کام یاد کر رہی تھی اور اسے دیکھو کہ اس نے کیا کیا!

استانی : تم دونوں کی آپس میں نہیں بنتی، اس لیے افرا تم جا کر وہاں مٹھی کے پاس بیٹھ جاؤ۔

افرا : کتنا میٹھا نام ہے!

پھر افرا اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی اس سے سلام لیا اور پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟

مٹھی : اس نے کہا میرا نام مٹھی ہے

عفراء : نہیں، تمہارا اصل نام کیا ہے ۔ ۔

مٹھی : میرا اصل نام خدیجہ ہے ۔ ۔

عفراء : پھر تمہارا نام مٹھی کیوں رکھا

مٹھی : جب میں پیدا ہوئی تو میرے ابو یہ کہتے ہیں کہ میں بہت میٹھا میٹھا بولتی تھی اس لیے انہوں نے میرا نام مٹھی رکھ دیا ہے ۔ ۔

افرا بہت پیارا نام ہے اس طرح ان دونوں کی دوستی ہوگئی اور وہ آپس میں گھل مل گئی ۔ ۔

ادھر رخسانہ کو بھی احساس ہو گیا کہ ہمیں کلاس میں جھگڑنا نہیں چاہیے اور پھر وہ افرا کے پاس آئی اور اس سے آ کر معافی مانگ لی اور اس طرح ان کی صلح ہوگئی اور ان کی دوستی ہوگئی ۔ ۔

افرا کی عمر تقریباً چھ سال ہوگئی اور اتنے میں صوہیب بھی سکول جانے کے قابل ہو گیا تو دادا جی نے سوچا کہ میری پوتی ہر روز سکول پیدل جاتی ہے اس سائیکل لے دیتا ہوں ۔ ۔

دادا جی : 16 سائز کی سائیکلی لے آئے،
اور لا کر عفرا کو دے دی اور کہا کہ اسے چلانا سیکھ لو۔۔
پھر اس پر سکول جایا کرنا۔۔
عفراء سائیکلی دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور فورا پکڑ کر اسے چلانے کی کوشش کرنے لگی۔۔ جیسے ہی پیڈل مارتی تو کبھی دائیں گر جاتی، کبھی بائیں گر جاتی۔۔
تقریبا ایک ماہ میں اسے تھوڑا بہت سائیکل ہی چلانا آ گیا۔۔
ایک دن دادا جی حقہ پی رہے تھے اور حقے کی نڑی ان کے منہ میں تھی، عفراء ادھر سے سائیکلی چلاتے ہوئے آئی اور ٹھیک چلم پر ٹھوکی جس سے نڑی زیادہ دادا جی کے منہ میں چلی گئی اور چلم جھولی میں اور دھواں کانوں سے نکل گیا۔۔
عفرا یہ سب دیکھ کر سائیکلی وہاں چھوڑتے ہوئے فورا بھاگ کر ماں کے پاس آ گئی
(مگر دادا جی نے انہیں کچھ نہیں کہا کیونکہ انہیں اپنی پوتی سے بہت پیار تھا، اور یہ چھوٹی بھی تھی، دادا جی اس کے پاس آئے سر پر پیار دیا اور کہنے لگے کہ جب میں حقہ پی رہا ہوں تب تھوڑا دور جا کر سائیکلی چلایا کرو)
عفراء : جی دادا جی اور میں نے سائیکلی چلانا بھی سیکھ لیا ہے اس لیے میں صوہیب کو بھی اپنے ساتھ پیچھے بٹھا کر سکول جایا کروں گی۔۔
دادا جی : تم ایک ماہ اور سائیکلی سیکھ لو پھر ہم صوہیب کو ساتھ والے سکول میں داخل کروائیں گے اور تم اسے سائیکلی پر بٹھا کر وہاں لے جایا کرنا۔۔
عفراء : صوہیب کو میرے سکول میں داخل کروا دیں میں اس کا خیال رکھوں گی اور پڑھاؤں گی بھی اور وہاں کی استانی بھی اچھی ہے۔
دادا جی : وہ سکول صرف چھوٹی بچیوں کے لیے ہے، وہاں پر بچے کو داخل نہیں کروا سکتے اور ویسے بھی صوہیب کو ہم تمہارے ساتھ والے سکول میں ہی داخل کروا رہے ہیں۔۔ تم صبح کے وقت سے لے جایا کرنا اور چھٹی کے وقت لے آیا کرنا۔۔
عفراء : جی دادا جی
(پھر اس نے صوہیب کو بلایا اور کہا کہ آ جاؤ میں تمہیں محلے کی سیر کراتی ہوں وہ بیچارہ اس کے پیچھے بیٹھ گیا، پہلے تو سیدھی سڑک تھی یہ سیدھا چلاتی گئی بعد میں ایک موڑ آیا اور سامنے اماں کھڑی تھی اس سے بریک بھی نہ لگی اور سیدھی سائیکلی اماں کی ٹانگوں پر رسید کی۔۔

صوہیب ساتھ والی نالی میں گرااور اس نے سائیکل اٹھائی اور گھر کی راہ لی ۔ ۔ صوہیب بھی بھاگ کر گھر آیا اور اماں وہاں ان دس منٹ تک گالیاں دیتی رہی)

پھر صہیب کو سکول میں داخل کروایا اور یہ اسے ہر روز سکول چھوڑنے جایا کرتی ۔ ۔

پھر ایک دن ان دونوں کو شرارت سوجی اور انھوں نے منصوبہ بنایا جب بھوتوں والا میک اپ کر کے ان کے جیسا ماسک پہن کر محلے والے بچوں کو ڈراتے اس کے لیے عفرا نے پہلے اپنی ماں کا میکپ کیا اور اسے اپنے بھائی کے چہرے پر لگایا اور اسے بھوت تو کیا کارٹون بنا لیا پھر اس نے دکان سے جا کر ماسک لیا اور بہت خوش ہوئے کہ ہم محلے کے بچوں کو ڈرائیں گے مگر ہوا کچھ یوں کہ جب یہ محلے کے بچوں کو ڈرانے گئے تو وہاں پر ایک کتا گھوم پھر رہا تھا جو انہیں دیکھ کر بھونکنے لگا اور ان کے پیچھے بھاگنے لگا، یہ دونوں بھاگنے لگے اور عفرا کو وہاں پر ایک درخت نظر آیا جس کی شاخ کے نیچے لٹک رہی تھی اس نے شاخوں کے ذریعے یہ شاخوں کے ذریعے سے درخت پر چڑھ گئی مگر صوہیب چھوٹا سا اس لیے وہ صرف شاخ تک ہی پہنچ سکا

کتا وہاں پر پہنچا یا صوہیب اسے دیکھ کر رونے لگا کتے نے نیچے سے صوہیب کی شلوار کھینچ دی اتنے میں محلے کا کوئی آدمی وہاں سے گزر رہا تھا اس نے کتے کو بھگا دیا پھر عفرا درخت سے نیچے آگئی اور صوہیب کو اٹھا کر گھر واپس لے آئی اس دن کے بعد یہ کتے سے بہت ڈرنے لگے ۔ ۔ اور اک دوسرے سے کہا کہ آج کے بعد ہم بھوتوں والا میک اپ نہیں کریں گے

عفرا : صحیح کہہ رہے ہو بھوتوں سے زیادہ خطرناک تو یہ کتے ہوتے ہیں

صوہیب : صحیح کہہ رہی ہو یہ کتے بھونکتے ہیں اس لیے سوان سے ڈال کر بہت بھاگ جاتے ہیں دکھائی بھی نہیں دیتے

اس طرح چلتے صوہیب تیسری جماعت میں پہنچ گیا اور عفرا پانچویں میں

عفرا کے پانچویں جماعت میں بہت اچھے نمبر آئے اور اتفاق سے اس کی ماں نے اس دن کھیر بنائی اور اس کے پاس گھی بھی پڑا ہوا تھا جو کہ اس نے حلوہ بنانے کے لیے رکھا ہوا تھا، یہ اپنا رزلٹ خوشی سے سب کو دکھانے لائی تو اس نے گھی کے پیکٹ پر دھیان نہیں دیا، اس کا پاؤں گھی کے پیکٹ پر آیا اور گھی فوارے کی طرف والدہ کے منہ پر ۔ ۔ خود عفرا کھیر کی دیگچی میں دھڑم ،، افرا کی وجہ سے کھر کی دیگچی گر گئی مگر والدہ نے کھیر گرنے کی پرواہ نہ کی اور عفرا کو دیگچی سے باہر نکالا اور صاف کیا اور پھر پوچھا؛ کہ کیا تم ٹھیک ہو، کھیر گرم تو نہیں تھی؟

عفرا : جی نہیں ،امی جی کھیر تو بالکل ٹھنڈی ہے

والدہ شکر ہے ورنہ میری لاڈلی بیٹی کا چہرہ جل جاتا ہے ، پر تم اتنا بھاگتے ہوئے کیوں آئی ہو

(عفرا رزلٹ کارڈ دکھاتے ہوئے)

امی کلاس میں میری پہلی پوزیشن آئی ہے
والدہ بہت خوش ہوئی پھر اس نے وہی رزلٹ کر سب کو دکھایا، ان کے گھر والوں کو اتنا پڑھنا تو آتا نہیں تھا مگر کیونکہ یہ خوش تھی تو اسے دیکھ کے وہ بھی خوش ہو گئے، اور اس کی بہت تعریف کی اور اس سے بہت سارے تحفے لاکر دیے جن میں خاص طور پر اس کا پریوں جیسا لباس (جو اس سب سے زیادہ پسند تھا)

پھر تقریبا ایک ماہ بعد گرمیوں کی چھٹیاں ہوگئیں تو داداجی ان سے کہا کہ ہم گاؤں جائیں گے، ویسے بھی یہاں رہ رہ کر تم اتنے مضبوط نہیں ہو رہے ہو
گاؤں کی تازہ ہوا سے تمہارے جسم میں تراوٹ آئے گی اور اس پر یہ دونوں راضی ہو گئے۔۔
داداجی ان کو لے کر گاؤں چلے گئے۔۔
گاؤں میں ان کے رشتہ دار رہتے ہیں اور یہ خالہ کے گھر پہ ٹھہرے، ان کا ایک بہت بڑا ڈیری فارم تھا 50 ایکڑ زمین جس میں سے پانچ ایکڑ زمین پر انار کا باغ تھا
یہ دونوں تو آتے ہی انار توڑنے چلے گئے، پھر ان دونوں کو شرارت سوجی وہاں پر دھیان کی فصل کاشت ہو رہی تھی، یہ اس میں سے بھاگتے ہوئے گزرے جس کی وجہ سے سراپا کیچڑ اور گارے سے بھر گئے، نہ ان کا چہرہ پہچان میں آئے اور نہ ہی کپڑے
پھر یہ دونوں وہاں پر ٹربائن پر نہانے لگے اور اتنے میں ان کے خالو بھی آ گئے اور عفرا سے آکر مذاق کرنے لگے
افرا، تم بینڈکی کی طرح نہا رہی ہے اور صہیب کو دیکھو یہ ویسے ہی بینڈک ہے!
اس پر عفرا نے کہا کہ خالو دیکھوا پنے پیٹ کو کھا کھا کر ہاتھی کی طرح باہر آیا ہوا ہے،
یہ کچھ دیر نہانے کے بعد گھر واپس آ گئے، قربانی کا مہینہ نزدیک تھا تو خالو نے کہا کہ عفرا تم یہاں سے کوئی جانور پسند کرو جس سے ہم عید پر قربان کریں گے
عفراء : قربان کیسے ؟
خالو : جب عید ہے تو تمہیں پتہ چل جائے گا
عفرا نے اپنے لیے ایک بکرا پسند کیا اور کہا کہ آپ اسے عید پر قربان کیجئے وہ تقریبا دو سال کا تھا، اس بکرے کے ساتھ یہ کچھ دیر کھیلتی بھی رہی اس کے بعد اچانک خالہ آگئی اور اس نے آکر کہا کہ کھانا تیار ہے آجاؤ آکر کھالو، پھر یہ دونوں کھانا کھانے چلے تھے۔۔
اسکے بعد عفرا نے صوہیب سے کہا آجاؤ آنکھ مچولی کھیلتے ہیں اور وہ اس پہ راضی ہوگیا
عفراء نے کہا کہ پہلے ہم جاکر ڈیری فارم میں کھیلیں گے اور اس پر راضی ہوگیا۔۔
صوہیب نے چھپنا تھا اور عفرا نے اسے ڈھونڈنا تھا، عفراء نے کہا میں 20 تک گنتی کروں گی پھر تمہیں ڈھونڈنے آجاؤں گی، صہیب نے کہا ٹھیک ہے پھر عفراء نے دروازے کے پاس جا کر گنتی شروع کی، ادھر صوہیب چھپنے کے لیے جگہ ڈھونڈنے لگا اس سے کوئی جگہ نہ ملی، سامنے گدھا کھڑا تھا اس نے سوچا گدھے کے پیچھے چھپ جاتا ہوں، یہ ادھر گدھے کے پیچھے چھپ گیا اور اتنے میں عفرا کی گنتی پوری ہوگئی، وہ اسے تلاش کر رہی تھی کہ گدھے کو بھی پتہ چل گیا کہ میرے پیچھے کوئی ہے، گدھے نے اپنی ٹانگ صوہیب کی پیٹھ پر رسید کی اور اس کا چکر لگا اور یہ سیدھا ہوا میں اڑتا ہو عفرا کے قدموں میں، عفراء نے اسے ہاتھ لگاتے ہوئے کہا کہ پکڑلیا ہے۔۔ صوہیب نے کہا، بس! میں یہاں نہیں کھیلوں گا۔۔

اور اسے چوٹ بھی لگ گئی پھر خالہ نے رات کو گرم گرم پٹیوں سے مساج کیا اور اس کا درد کم ہوا
اس سے دو دن بعد عید تھی تو سب نے اپنے اپنے جانور کو سجانے کے لیے سامان لیا، عفرا اور صوہیب ب نے ایک بڑی ساری گانی لی اور اپنے بکرے کو پہنائی، پھر عید کے دن نئے نئے کپڑے پہنے عفرا نے اپنا پریوں والا لباس پہنا اور عید کی نماز ادا کرنے کے بعد دادا جی نے ان سے کہا، اپنا بکرا لے آؤ ہم اسے قربان کرنے والے ہیں اور یہ خوشی خوشی اپنا بکرا لے گئے، انہوں نے بکرا دادی کے حوالے کیا اور بھائی نے ساتھ لے کر قصاب کے پاس چلا گیا تو صاحب وہاں پر چھریاں تیز کر رہا تھا کس نے بکرے کو لٹا دیا اور جیسے ہی اس نے بکرے کے گلے پر چھری پھیر نے لگا تو عفرا اس پر رونے لگی اور چیخنے لگی میرے بکرے کو مت مارو۔۔
دادا جی نے کہا اسے تو قربانی کہتے ہیں۔۔
قصاب نے اس پر کہا کہ آپ کی پوتی بہت نرم دل ہے اور الحمدللہ ہمارے بچے تو قربانی پر بہت خوش ہوتے ہیں
دادا جی مجھے لگتا ہے کہ میری پوتی چائنہ سے آئی ہے وہاں پر بھی لوگ جانور ذبح نہیں کرتے اور یہ بھی ہمیں جانور ذبح نہیں کرنے دے گی، پھر دادا جی نے قصاب سے کہا کہ اسے بکرا لے جانے دو
قصاب نے بکرے کو چھوڑ دیا۔۔
دادا جی نے کہا کہ تم بکرا لے جاؤ ہم باقی جانور کی قربانی کر کے آتے ہیں اور عفرا سے کہا کہ تم گھر پر ہی رہنا
دادا جی اور قصاب جانور کی قربانی کرنے چلے گئے اور اس طرح عفرا کو پتہ چلا کہ قربانی پر جانور ذبح کیے جاتے ہیں۔۔
پھر جب رات کو دادا جی واپس آئے تو انہوں نے عفرا کو سمجھایا کہ قربانی کرنا سنت ہے اور اس سے ہمیں ثواب ملتا ہے اور پھر ہم اس کا گوشت دوسروں میں بانٹ دیتے ہیں، پھر جا کر عفرا کی عقل میں بات آئی کہ جو بھی ہم گوشت کھاتے ہیں وہ کسی نہ کسی جانور کا ہی ہوتا ہے، اور قربانی میں جو گوشت بانٹا جاتا ہے وہ بھی کسی نہ کسی جانور کا ہی ہوتا ہے، تین دن تک عید رہی اور یہ کھیلتے پھرتے رہے پھر دادا جی نے بتایا کہ اس کے بعد وہاں پر میلا ہے ہم میلے پہ جائیں گے،
میلے کا سن کر یہ دونوں بہت خوش ہوئے اور دن رات میلے کی باتیں کرنے لگی، جھولا ہوتا ہے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں موت کا کنواں ہوتا ہے سرکس ہوتی ہے، انہوں نے رات دن انتظار کیا اور اتنے میں میلا وہاں پر شروع ہو گیا عفرا نے میلے پر اچھلنے والا جھولا دیکھا اس پر سپرنگ ہوتے ہیں جس پر بچے جمپ کرتے ہیں
عفراء نے کہا مجھے اس پر اچھلنا کھودنا ہے
دادا جی نے ان کو اس کے اوپر بٹھایا تو یہ اچھل کود کرنے لگے
جب عفرا اچھلتی تو ایسا لگتا کہ جیسے اوپر کسی کے اوپر پرندے کو پکڑ لے گی
یہ دیکھتے ہوئے جھولے والے نے کہا دیکھنا بیٹی اوپر کسی چڑیا پر ہی سوار نہ ہو جانا یا زیادہ جمپ کیا تو ہو سکتا ہے کسی جہاز پر سوار ہو جاؤ،
اوپر سے ہوا بھی چل رہی تھی تو اس نے کہا ہو سکتا ہے کہ تم ہوا سے اڑ کر سے ہی باہر چلی جاؤ اور پھر ہم تمہیں تلاش کرتے پھریں
عفرا نے کہا ایسا کچھ نہیں ہو گا میں بہت مضبوط ہوں تقریبا 30 منٹ تک یہ جمپ کرتی رہی کیونکہ گرمی تھی تو اس سے پیاس لگ گئی
دادا جی نے کہا آؤ میں تمہیں جوس پلاتا ہوں اور وہاں پر ایک ریڑھی والا تھا

جو اپنے جوس کی صدا کچھ یوں لگا رہا تھا

بڑا گلاس دو روپے کا چھوٹا گلاس ایک روپے کا انار کا جوس بہترین انار کا جوس ایسا جوس نہ کوئی بنائے نہ کوئی بے چین اپ بھی پییں اور اپنے بچوں کو بھی پلائیں گرمیوں کا خاص تحفہ چھوٹے بڑے کی مجموعی پسند۔ ۔

دوسرا ریڑھی والا

پھلوں کے شہنشاہ کا جوس یہ جوس نہیں شہد ہے گرمیوں کا خاص تحفہ یہ جوس نہیں بلکہ طاقت کا ذخیرہ ہے ، آگیا جی آگیا آپ کے علاقے میں شاہد المشہور آم والے شہد بیچنے والے بڑا گلاس دو روپے کا چھوٹا گلاس ایک روپے کا جوس پیتے رہو زندگی جیتے رہو۔ ۔

تیسرا ریڑھی والا اپنی دکانداری کچھ یوں کر رہا تھا

خالص دودھ اور باداموں سے تیار شدہ جس میں دیسی گھی سے بھی زیادہ طاقت ہے یہ ایک منفرد تحفہ ہے گرمیوں کا انمول تحفہ جسے دیکھتے ہی منہ میں پانی آئے جی جی میٹھی میٹھی قلفیاں ایسی کلفیاں جن میں برفی کا ذائقہ موجود ہے اور ساتھ میں کھویا جن کی تعریف بڑے بڑے بادشاہوں نے کی آپ بھی کھائیں اور اپنے بچوں کو بھی کھلائیں

دادا جی نے پوچھا کہ کونسا جوس پئیں گی؟

عفراء نے کہا میں آم کا جوس پیوں گی اور صوہیب نے انار کا جوس پیا اور اسے پینے کے بعد انہوں نے قلفیاں خریدی اور اپنی گردن اور رخسار کو بھی کھلائیں ،

اپنا چہرہ صاف کیا اور آگے بڑھے تو وہاں پر سرکس لگی ہوئی تھی دادا جی نے ان کے لیے ٹکٹ خریدی اور کہا کہ تم سرکس دیکھو اور میں یہیں پہ کھڑا ہوں ، سرکس میں انہوں نے مختلف کرتب دیکھے جس میں آدمی کا ایک ٹانگ پر رسے کے اوپر چلنا ، موت کے کنویں میں موٹر سائیکل کی ڈرائیونگ ، پھر ایک آدمی کے اوپر دوسرے ادمی کا کھڑا ہونا ، پھر اس طرح سے مختلف انداز سے جھولا جھولنا اور اپنے جسم کو مختلف انداز میں پیش کرنا ، اسے دیکھ کر یہ بہت خوش ہوئے ، پھر دادا جی کے پاس واپس آ گئے اور دادا جی نے کہا کہ ہم بزرگ کو سلام کر کے گھر واپس جائیں گے ، انہوں نے وہاں پر فاتحہ پڑھی اور گھر واپسی پر ایک جگہ پر کبڈی ہو رہی تھی اس کی بھی ایک جھلک دیکھی ،

اگلے دن یہ گاؤں کی سیر کر رہے تھے تو انہوں نے ایک بچے کو گنا کھاتے ہوئے دیکھا تو یہ گھر واپس آ کر خالو کے پاس آئے اور انہیں پوچھا کہ کماد کا کھیت کس طرف ہے ؟

تو خالو نے بتایا کہ وہ مغرب کی طرف ہے نہر کے پاس ہے، کھیت میں کافی دیر گھومتے پھرتے رہے اور انہیں گنا پسند نہ آئے پھر صوہیب کو دو گنے پسند آ گئے، صوہیب نے کہا کہ ہم گنا توڑتے ہیں صوہیب نے گنے کے اوپر والے حصے کو پکڑ کر زور لگانا شروع کیا اور عفرا نے نیچے والے مگر دونوں سے یہ گنا بھی نہیں ٹوٹ رہا تھا، پھر کافی دیر کشتی کرنے کے بعد ان دونوں نے مل کر زور لگایا اور گنے کی ٹوٹنے کی اواز آئی، اتفاق سے وہاں پر ایک گیدڑ آرام کرنے میں مست تھا جس نے گنے کی آواز سنی اور وہ ڈر گیا اور وہاں سے بھاگا۔۔

گیدڑ کو بھاگتا ہوا دیکھ کر یہ بھی ڈر گئے اور گیدڑ کا تو پتہ نہیں کہ وہ کس جگہ گیا مگر یہ دونوں گنا اٹھاتے ہوئے نہر میں گرے، نہر کا پانی اتنا گہرا نہیں تھا اس لیے آسانی سے باہر آ گئے،

عفراء نے پوچھا وہ کیا تھا؟

صوہیب: مجھے نہیں پتہ۔۔

عفراء: شاید شیر تھا۔۔

صوہیب شیر تو پیلے رنگ کا ہوتا ہے

عفرا اوہ تو جنگل میں رہنے والا شیر ہوتا ہے شاید یہ کمان میں رہنے والا شیر اس رنگ کا ہوتا ہو۔۔

پھر یہ ڈرتے جاتے ہیں گھر پہنچے اور آ کر خالہ سے پوچھا کہ کماد میں کون سا جانور رہتا ہے؟

پھر یہ ڈرتے ہوئے گھر پہنچے اور خالا سے پوچھا کہ کماد میں کون سا جانور رہتا ہے؟

خالہ نے کہا گیدڑ یا خنزیر وغیرہ ہوتے ہیں اگر بڑے قد والے ہوں تو وہ خنزیر ہوتے ہیں اور اگر چھوٹے قد والے ہوں تو وہ گیدڑ ہوتے ہیں لیکن ہمارے کماد میں گیدڑ ہی ہوتے ہیں مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو؟

عفرا ویسے ہی ہم کون سا گیدڑ سے ڈر کے آئے ہیں

(مولوی صاحب ابھی مجھے ان کے بچپن کے بارے میں ہی بتا رہے تھے کہ انہیں کسی نے بلا لیا اور انہوں نے معذرت کی اور کہا کہ مجھے اب جانا ہوگا میں پھر تمہیں کسی دن بتاؤں گا، وہ وہاں سے چلے گئے اور میں گھر واپس آ گیا اور گھر کے کاموں میں الجھ گیا ادھر بھانجی کو یہ بات بتاتے ہوئے فجر ہو گئی، میں نے کہا باقی باتیں میں آنے والی رات کو بتاؤں گا میں نے نماز فجر پڑھی اور واپس آ کر سو گیا کیونکہ اس دن اتوار تھا بھانجی کو بھی چھٹی تھی، اسی طرح اتوار کا ادھا دن سونے میں گزر گیا اور ادھا گھر کے کاموں میں پھر میں نے رات کو کھانا کھایا کھانا کھانے کے بعد میری بھانجی میرے پاس آئی اور اس نے پھر مجھ سے پوچھا کہ کیا ہوا تھا۔۔

تو میں نے بتایا

اس کے بعد تقریبا پانچ سال کے بعد میری نظر مولوی صاحب پہ پڑھی جب میں عارف والا میں خریداری کر رہا تھا، میں نے فورا انہیں پہچان لیا۔۔ ان سے مصافحہ کیا اور ان سے کہا کہ آپ ہمارے گھر تشریف لائیں، کافی اصرار کے بعد وہ مان گئے میں انہیں گھر لے کے آیا ان کے لیے چائے بنائی انہیں پیش کی وہ بہت خوش ہوئے، پھر میں نے ان کے لیے کھانا بنایا اور انہیں پیش کیا اور کافی باتیں کرنے کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ اس دن ہماری بات ادھوری ہی رہ گئی بچپن میں آگے کیا ہوا تھا؟

مولوی صاحب نے بتایا کہ بچپن تو ایسے ہی گزر گیا

پھر میں نے پوچھا کیا عفرا کیا کرتی ہے ؟

مولوی صاحب نے ہنستے ہوئے کہا کہ یہ کام کی بات پوچھی ہے

مولوی صاحب آگے بتانے لگے

عفراء نے اچھے مارکس سے امتحان پاس کیا بننا تو وہ ڈاکٹر چاہتی تھی مگر اس کے نمبر کم تھے تو اس کے سہیلی مٹھی نے مشورہ دیا کہ کیمسٹری کر لے اس میں بڑا فائدہ ہے

جب اس نے گھر میں آکر یہ کہا کہ میں نے کمسٹری کرنی ہے اس کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیا ہوتی ؟

عفرا نے کہا اس میں مختلف قسم کی چیزیں بنائی جاتی ہیں جیسے کہ جو پانی ہم گھر میں استعمال کرتے ہیں وہ فارمولے سے بنتا ہے

عمر نے کا کہا میری بیٹی فارمولے لگا لگا کے پانی نکالے گی جبکہ ہم آسانی سے پمپ سے پانی نکال لیتے ہیں

(میں نے مولوی صاحب کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا کہ دادا جی کہاں تھے)

مولوی صاحب نے بتایا کہ وہ اس وقت گاؤں چلے گئے تھے اور بعد میں وہیں رہے اور یہ شہر آ گئے تھے)

پھر وہ آگے بتانے لگے

عمر نے پوچھا کہ یہ کیمسٹری رکھنے کا مشورہ تمھیں کس نے دیا ؟

عفراء نے بتایا کہ اس سے یہ مشورہ مٹھی نے دیا ہے

عمر نے پوچھا یہ مٹھی کون ہے ؟

عفرا نے بتایا کہ اس کی سہیلی ہے

عمر نے کہا اس سے کہنا کوئی میٹھا سا مشورہ دے

میں نے کہا کمسٹری میں اور چیزیں بنائی جاتی ہیں ؟

عمر نے پوچھا وہ کیا ہے بیٹی ؟

عفرا نے کہا ہم کمسٹری کی مدد سے کھادیں سپرے تیل میک اپ یہ سب کچھ بنا سکتے ہیں

عمر نے کہا اچھی خاصی کھاد دکانوں پہ مل جاتی ہے اور ہماری کون سی یہاں پہ زمین ہے کہ ہمیں کھاد کی ضرورت ہو

اور کھاد کی ایک بوری 50 کلوگرام کی ہوتی ہے اور تم نے تو آج تک 10 کلوگرام کی بوری نہیں اٹھائی اگر تم 50 کلوگرام کی بوری اٹھاؤ گی تو تمہاری ٹانگیں دوہری ہو جائیں گی

عفرا نے کہا میں نے کون سا کا اٹھانی ہے ؟ صرف بنانی ہے

عمر: کچھ اور نہیں پڑھنے کے لیئے؟ تم وہ پڑھ لو

عفرا نے کہا میں کھاد نہیں بناؤں گی میک اپ نہیں بناؤں گی لیکن مجھے کیمسٹری پڑھ لینے دیجیے

عمر نے کہا چلو بیٹی ٹھیک ہے تم کمسٹری پڑھ لو مگر اگر لوگ مجھے پوچھیں کہ تمہاری بیٹی کیا پڑھ رہی ہے تو میں انہیں کیا بتاؤں

عفرا نے کہا کہ انہیں بتا دیجیے گا کہ میں تمہیں اس سے کر رہی ہوں

عمر: ہمارے خاندان میں تم پہلی ہو جو یہ کر رہی ہو؟

عفراء: مجھے پتہ ہے کہ ہمارا خاندان کتنا پڑھا لکھا ہے!

(ٹھیک ہے کہنے پر اس نے مٹھی کے کہنے پر رکھ تو لی مگر سمجھ سے نہیں آ رہی تھی کیونکہ اپنی مرضی سے رکھی تھی اس لیے وہ اسے بدل بھی نہیں سکتی تھی اس لیے رات کو جاگ جاگ کر فارمولے لگاتی کبھی دن کو، بیچاری کی صحت اتنی پہلے تھی اتنی بھی نہ رہی پھر دل میں ٹھیک کو برا بھلا کہنے لگی،

صوہیب سے بھی کئی بار پوچھا کہ اب مضمون تبدیل ہو سکتا ہے؟

صوہیب نے کہا اب مضمون تبدیل نہیں ہو سکتا۔۔

تمھیں ہی شوق تھا کمسٹری پڑھنے کا تو اب کرو جیسے مرضی۔۔

کو عفرا کو پتہ تھا کہ کمسٹری اس کی سوچ سے اوپر کا مضمون ہے اس لیے کوئی ایسا طریقہ اپنایا جائے جس سے وہ آسانی سے پاس کر سکے،

پھر اس نے اپنی ہم جماعت سے مشورہ کیا جن کے رول نمبر اس کے ساتھ ساتھ ہی تھے اور جب مڈٹرم امتحان ہوئے تو اس نے سب سے پہلے پیپر میں یہ بہانہ بنایا کہ میری سیاہی ختم ہو گئی ہے میں ساتھ والی سے لے لوں

نگران ایک بوڑھی خاتون تھی جس کی نظر ویسے بھی کمزور تھے تو اس نے کہا لے لو

سیاہی بھرنے کے بہانے ہی پانچ نمبر کے ایم سی کیو اس نے ہلکے کیے اور پھر کبھی مار کر کو دائیں گراتی رہتی یہ بائیں گراتی اور اسی طرح سے نقل لگا لگا کر پیپر حل کیے

فائنل امتحان میں اس نے اپنی انگلیوں پر پیپر کرنے کے لیے اور بازوں پر نقل لکھ لی

جیسے ہی پیپر شروع ہوا تو اس نے تھوڑی دیر بعد کہا کہ مجھے زور کی لگی ہے مجھے واش روم جانا ہے

بیچارہ کوئی بھی نگران کیا کرتا۔۔

لڑکا ہوتا تو اسے کہتا کہ پانچ منٹ روک نہیں سکتے۔۔ مگر لڑکی کو تو اجازت دینا ہی پڑتی ہے۔۔

اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عفرا نے اپنے اوپر جو بھی لکھا تھا وہ سب دیکھ لیا اور پیپر میں چھاپ ڈالا۔۔

اسی طرح امتحان پاس کیا۔۔

ایک دن اس کے ابو نے رجسٹر کھول کر دیکھا تو اس کے اوپر ریاضی ہی ریاضی کی ہوئی نظر آئی اور ساتھ میں انگلش تو اس نے عفرا سے پوچھا؟

بیٹی یہ ریاضی کرنے سے میک اپ اور کھاد بنتی ہے؟

افرا نے کہا میک اپ تو میں نے دوسرے رجسٹر پر بنایا ہے اور کھاد میں اسی رجسٹر پہ بنا رہی ہیں

عمر: تو اب پتہ چلا کہ کمسٹری پڑھنے والے کھاد اور میک اپ صرف رجسٹر پر ہی بناتے ہیں حقیقت میں کچھ بھی نہیں بناتے

(عفراء نے دل کہا سچ تو یہی ہے)

مگر ابو کو بتاتی تو شرمندگی ہوتی اس لیے اس نے کہا کہ کالج میں لباٹری ہوتی ہے اور ہم کھاد اور سپرے وہاں پر بناتے ہیں۔۔

عمر نے کہا بیٹی کیا میں کسی دن لباٹری میں جا کے دیکھ سکتا ہوں کہ میری بیٹی نے کتنا میک اپ بنایا ہے!

عفرا نے کہا نہیں ابو جان ہم جو بھی میک اپ بناتے ہیں وہ اساتذہ اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں اور وہ اپنی بیویوں کو لگا دیتے ہیں

عمر نے کہا؛ بیٹی اب جب بھی تم میک اپ بنانا تو مجھے بتا دیتا ہے میں اپ کے استاد سے گزارش کروں گا کہ مجھے گھر لے جانے دے اور میں نے اپنی شریک حیات کو لگانا ہے تاکہ یہ بھی گوری ہو جائے۔۔

عفرا: جس دن میں بناؤں گی خود ہی گھر لے آؤں گی پھر اپنا اپنی سہیلی سے مشورہ کرتی ہے اور بازار سے تھوڑی سی کریم لیتی ہے اور رشا پر میں کھاد، کریم سے لیبل ہٹا دیتی ہے اور اس سے ایک عام شیشی میں بند کر دیتی ہے اور آ کر اپنے ابو کو وہ کریم دیتی ہے عمر وہ کریم اپنی بیوی کو لگاتا ہے تو اس کا رنگ نکھر جاتا ہے اس پر سبھی عفرا کی بہت تعریف کرتے ہیں۔۔

پھر عمر کہتا ہے کہ بیٹی تمہیں کریم کو بنانا آ گئی ہے اب آگے پڑھ کے کیا کرنا ہے میں تمہیں کریم کا سامان لا دیا کروں گا تم گھر پر بیٹھ کے کریم میں بناؤ

عفراء نے کہا، مجھے آگے پڑھنا ہے

اس طرح یہ سلسلہ شروع رہا

پھر کسی دن عمر کو کسی نے آ کر کہا کہ لباٹری میں تو آگ بھی لگ جاتی ہے اور وہاں پر زہریلے مادے بھی ہوتے ہیں اور وہاں پر شراب بھی ہوتی ہے، اس کے بعد عمر نے کہا کہ اج کے بعد تمہیں لیبارٹری بالکل نہیں جاؤ گی

عفراء: کیوں؟

عمر نے کہا وہاں پر تو بہت ساری خطرناک چیزیں ہوتی ہیں اگر میری لاڈلی بیٹی کو کچھ ہو گیا تو اس لیے تم اج کے بعد لیب میں کام نہیں کرو گی

(عفرا نے سوچا کہ یہ بہت اچھا ہوا پھر اس نے معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے کہا) جیسے آپ کی مرضی ہو ابو جان اگر اپ چاہتے ہیں کہ میں لیب میں نہ جاؤں تو میں نہیں جاؤں گی میں آپ کی مرضی کے خلاف تھوڑی کام کرتی ہوں

عفراء: مگر میں رجسٹر پر تو سارے فارمولے بنا سکتی ہوں؟ تاکہ کل کو کسی فارمولے کی ضرورت ہو تو پتہ چل جائے۔۔

عمر: ہاں، بالکل۔

(عفرا نے دل میں سوچا کہ شکر ہے کیونکہ رجسٹر کے سوا فارمولوں کا مجھے تو کیا کسی کو بھی نہیں پتا اور اج تک کسی نے لائب میں کوئی چیز نہیں بنائی)

مولوی صاحب نے (ہنستے ہوئے) اک بات اپنے بھتیجے کے بارے میں بھی بتائی
میرا بھتیجا بھی موٹرسائیکل ٹھیک کرنے کی کتاب پڑھ رہا ہے اس نے ساری کتاب پڑھ لی ہے مگر اسے ابھی تک موٹرسائیکل کی بریک تک ٹھیک کرنا نہیں ہے اس لیے میں نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ ہنر سیکھ لو چلو کچھ نہ کچھ تو ٹھیک کرنا آجائے گا۔۔

مولوی صاحب ابھی مجھے افرا کے بارے میں آگے بتا رہے تھے کہ انہیں فون آگیا اور کوئی لڑکا ان سے پوچھ رہا تھا کیا کہاں ہیں پھر میں نے اپنے گھر کا پتہ بتایا تو وہ انہیں لینے کے لیے وہاں پر آ گئے لڑکے نے سر پر بڑا سارا عمامہ باندھا ہوا تھا اور داڑھی بھی رکھی ہوئی تھی میں نے اس لڑکے کی طرف دیکھ کر کہا کیا یہ آپ کا بھتیجا ہے
مولوی صاحب (ہستے ہوئے) میرا بھتیجہ نہیں ہے مگر جس عفرا کے بارے میں تم بات کر رہے ہو اس سے کبھی اس سے پیار ہوا تھا۔۔

میں نے کہا یہ تو بہت مذہبی لڑکا لگتا ہے کہ مولوی صاحب نے کہا اس کا حساب یہ ہے
عشق میں کر کے عمر برباد توبہ کی لذت چکھ لی
اس نے بھی برقع پہن لیا میں نے بھی داڑھی رکھ لی

جب وہ بی ایس میں تھی تو اس لڑکے نے اس کی وائٹ بورڈ پر پریزنٹیشن سنی تو اس کو وہ پسند آگئی اور اس نے اپنے دوست سے مشورہ کیا کہ اسے شادی کا کیسے کہا جائے تو اس کے دوست نے مشورہ دیا کہ وہ نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ہاتھ میں اچھی سی گھڑی باندھ کر اور کوئی اچھا سا تحفہ لے کر جب وہ چھٹی ہو تو اس کے سامنے جائے اور اسے ملے، اور اس سے اپنے پیار اور جذبات کے بارے میں بتائے یہ کہتے ہوئے مولوی صاحب نے محمد حسین کی طرف اشارہ کیا کہ آگے تم خود ہی بتاؤ
محمد حسین نے کہا مولوی صاحب کیوں شرمندہ کر رہے ہیں
مگر مولوی صاحب نے کہا اس میں شرمندہ ہونے والی کون سی بات ہے جو سچ ہے وہی تو بتانا ہے
محمد حسین نے پھر بتایا کہ میں نے اپنے دوست اسلم کے کہنے پہ وہ سب کچھ کیا اور جب وہ چھٹی کے وقت کالج سے باہر نکل رہی تھی تو میں اس کے سامنے آیا کیونکہ میں ہم جماعت تھا اس لیے اس نے کچھ نہیں کہا پھر میں نے اس سے اپنے پیار کا اظہار کچھ یوں کیا
میری پیاری عفرا تمہاری آنکھیں بہت پیاری ہیں تمہاری آنکھوں میں جو دو سیاہ ڈورے ہیں وہ بہت ہی پیارے ہیں وہ بہت ہی حسین ہیں تمہاری آنکھیں نہ ہی بڑی ہیں نہ ہی چھوٹی بلکہ بالکل ایک خوبصورت پری کی طرح ہیں جن میں حیا اور پیار چھپا ہوا ہے اور جب تم اپنے حیا کو چھپانے کے لیے ان پر اپنی پلکیں جھکاتی ہو تو تم بہت ہی دل لبھا دینے والی لگتی ہو، تمہاری آواز میں قدرتی مٹھاس ہے جب تم بولتی ہو تو دل کرتا ہے کہ تمھیں ہی سنتا رہوں، ساتھ میں تم بہت ہی رحم دل ہو کسی کو بھی رنج میں دیکھ کر افسردہ ہو جاتی ہو، پھر اگر کوئی غلطی کرے بھی تو تمہارے دل میں اس کے لیے محبت آجاتی ہے، جس کی وجہ سے تم اسے معاف کر دیتی ہو، اور تم دوسروں کے ساتھ اس طرح گھل مل جاتی ہو کہ انھیں اجنبیت کا احساس ہی نہیں ہوتا، تمہاری مسکان ننھی کلیوں کے کھلنے جیسی ہے اس لیے مجھے تم سے بہت پیار ہے۔۔

میں نے سوچا کہ وہ سب کچھ سننے کے بعد کوئی گرین سگنل دے گی مگر اس نے کہا
مکھن لگانے کا زمانہ نہیں ہے میں تمہارے جال میں نہیں پھنسنے والی
جب میں نے یہ سنا تو میں نے بھی پھر کہہ دیا مکھن کہاں سے لگاؤں اب تو ڈالڈا گھی بھی بہت مہنگا ہے ، ساتھ میں پورے ساہیوال میں خالص دودھ نہیں ملتا ، مکھن تو بن ہی نہیں سکتا میں تو صرف کریم لگانے کی کوشش کر رہا ہوں
عفرا نے کہا جو بھی ہو اگر دوبارہ ایسی حرکت کی تو میں تمہاری شکایت پرنسپل کو لگاؤں گی ۔ ۔
اس طرح میری لو سٹوری کا پہلا باب شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا اور میں نے کالج چھوڑ دیا اور نیک لڑکا بن گیا
(اس کے بعد مولوی صاحب اور محمد حسین نے مجھ سے اجازت لی اور وہ وہاں سے چلے گئے تقریبا دو سال بعد اتفاق سے میں ساہیوال میں سے گزر رہا تھا تو ایک گول مٹول موٹی سی لڑکی نے مجھے اشارہ کیا اور میں نے اپنی موٹر سائیکل روک لی اور اسے بٹھا لیا)
اس نے کہا :مجھے آگے جانا ہے ، وہاں تک لفٹ دے دیں
میں نے پوچھا : آپ کون ہیں ؟
اس نے کہا : میرا نام مٹھی ہے
میں نے پوچھا : کیا تم عفرا کو جانتی ہو؟
مٹھی؛ہاں بالکل
پر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ؟
میں نے کہا کہ میں اس کے بھائی کا دوست ہوں
پھر میں نے پوچھا وہ آج کل کیا کر رہی ہے ؟
مٹھی نے بتایا کہ وہ کالج میں پڑھاتی ہے ۔ ۔
میں نے پوچھا کس کالج میں ؟
مٹھی :اس شہر کے گورنمنٹ کے کالج میں ۔ ۔
میں نے پوچھا کیمسٹری میں کونسی برانچ ؟
مٹھی : فزیکل اور آرگینک ۔ ۔
میں نے پوچھا : اس کی شادی ہو گئی ؟
مٹھی : اس کی شادی ہونا مشکل ہے !
میں نے پوچھا وہ کیوں ؟
تو مٹھی نے بتایا کہ اسے چاہیے اپنے مزاج کا بندہ جو بہت ہی رحم دل اور حساس ہو ۔ ۔
میں نے کہا : ایسے تو بہت سارے لڑکے ہیں
مٹھی : لڑکے تو ہیں مگر وہ نہیں
""""ہم مزاج""""
(اتنے میں ہسپتال آگیا اور اس نے کہا مجھے یہاں اتار دو میں نے دوا لینی ہے)
پھر میں نے پوچھا : اس کا فون نمبر ہے تمہارے پاس

مٹھی : ہاں ، ہے ، میں تمھیں تمھارے نمبر پر بھیج دوں گی ،مجھے اپنا نمبر دے دو
پھر چند دن بعد میری طرف مٹھی کا میسج آیا اور اس میں عفرا کا فون نمبر تھا ۔ ۔

میری بھانجی نے پوچھا کہ کیا اس نے بات کی ؟
میں نے کہا : بس اک دفعہ تھوڑی سی ۔ ۔
پھر بھانجی نے کہا : کیا آپ اس سے کبھی ملے ہیں ؟
میں نے (ہنستے ہوئے کہا)
جس لڑکی کے بارے میں اتنا سنا اس کا چہرہ آج تک نہیں دیکھا ، میں اسے آج تک نہیں ملا ۔ ۔
بھانجی : اس کی باتیں اور زندگی تو بہت دلچسپ ہے
میں نے کہا : یہ تو سنی سنائی باتیں ہیں ؛ حقیقت کیا ہے ؟
یہ تو اس سے مل کر ہی پتہ چلے گا
ابھی رات بہت ہو گئی ہے اور تم سو جاؤ
بھانجی : کیا آپ اسے کبھی ملیں گے ؟
میں نے کہا : ہاں ضرور
بھانجی : کیوں
میں نے کہا : کیوں کہ صرف وہی اک لڑکی ہے جو ہے میری
"""ہم مزاج """

In the memory of a teacher